اِستخارہ

سُنّت کے مُطابق کیجیے

جمع و ترتیب

مُفتی عُمر أنور بدَخشَانِی

اُستاذ جامعہ علوم اسلامیہ علّامہ بنوری ٹاؤن کراچی

Banuri

بنوری

بسم الله الرحمن الرحيم

2016

١٤٣٧

حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

banuripublishers@gmail.com

Banuri

بنوری

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

سپردیم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

ترجمہ آیت : اور اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے بھروسہ کرنے والوں کو۔

شعر : ہم نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، کمی زیادتی کے حساب سے تو بخوبی واقف ہے۔

فہرست

تقریظ: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب ——— 8
عرض مرتب ——— 10
استخارہ کا مطلب ——— 12
خیر اور بھلائی طلب کرنا ——— 12
استخارہ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں ——— 13
استخارہ نہ کرنا محرومی اور بدنصیبی ہے ——— 13
استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوگا ——— 14
استخارہ کا مقصد ——— 16
استخارہ کی حکمت ——— 17
① فال نکالنے سے نجات اور اس کی حرمت ——— 17
② فرشتوں سے مشابہت ——— 19
استخارہ کا مسنون اور صحیح طریقہ ——— 20
استخارہ کی مسنون دعا ——— 21

استخارہ کی دعا کا مطلب ومفہوم ——— 22
استخارہ کتنی بار کیا جائے؟ ——— 23
استخارہ کا نتیجہ اور مقبول ہونے کی علامت
استخارہ سے کس طرح رہنمائی ملے گی؟ ——— 25
استخارہ کے باوجود اگر نقصان ہو گیا تو؟! ——— 28
حقیقی فائدہ اور نقصان اللہ جانتا ہے تم نہیں ——— 30
استخارہ کے بارے میں چند غلط فہمیاں اور کوتاہیاں ——— 33
① استخارہ صرف اہم کام کے لیے نہیں ——— 34
② استخارہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ——— 36
③ استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری نہیں ——— 36
④ کسی دوسرے سے ''استخارہ نکلوانا'' ——— 37
⑤ ''ہمارے استخارے کا کیا اعتبار''؟! ——— 38
⑥ ہم گناہ گار ہیں!! استخارہ کیسے کریں؟ ——— 39
⑦ استخارہ کے ذریعہ گذشتہ یا آئندہ کا
کوئی واقعہ معلوم کرنا ——— 41

⑧استخارہ کے ذریعے چور کا پتہ

یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا ——— 42

⑨استخارہ کام کے ارادہ سے پہلے ہو ——— 43

⑩استخارہ صرف جائزہ کاموں میں ہے ——— 43

رشتوں کے لیے استخارہ ——— 44

استخارہ ہر مشکل، پریشانی اور فتنے سے بچاؤ کا حل ——— 45

استخارہ کے من گھڑت خودساختہ طریقے

اوران کے مفاسد ——— 46

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں

استخارے کا ایک اور مسنون طریقہ ——— 47

جادو، شیطانی اثرات، جن وآسیب اور دیگر تمام

جسمانی وروحانی امراض سے شفایابی کے چند عملیات

جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں ——— 53

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۷۴۸۰۰ پاکستان

Jamia-tul-Uloom-il-Islamiyyah
Allam Muhammad Yousuf Bunori Town
Karachi - Pakistan

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم أمّا بعد:

استخارہ مسنون عمل ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اِستخارہ کی با قاعدہ تعلیم دیا کرتے تھے، استخارہ کرنا سعادت مندی اور نہ کرنا یا اِسے ترک کر دینا محرومی کی علامت ہے، ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ استخارہ کا اِہتمام کرنے والا نا کام نہیں ہوتا اور مشورے کا اہتمام کرنے والے کو شرمندگی نہیں اٹھانی پڑتی، اِس وقت اُمت مسلمہ کا اِجتماعی اَلمیہ یہ ہے کہ وہ اِس مسنون عمل سے بے خبر ہے، دوسری طرف اِستخارے کے نام پر مختلف لوگوں نے کئی خرافات متعارف کروا رکھی ہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اُن سے مال ہتھیانے میں مصروف ہیں، ایسے مواقع پر اہل علم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ استخارے کی حقیقت، اس کا مسنون طریقہ اور اس کے فوائد وثمرات کو عام فہم دینی انداز میں پیش کریں، اس سے جہاں عوام الناس کی صحیح دینی رہنمائی ہوگی وہاں ایک سنت کا احیا بھی ہوگا اور

اِستِخَارہ ــــــــ 9

دین نا آشنا دور میں کسی سنت کا احیا کرنا مقام شہادت پانے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالی علمائے دین کو جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے اس موضوع پر مختصر و مفصل کئی کتابچے اور رسالے مرتب فرمائے ہیں جن سے امت فائدہ اٹھا رہی ہے، اکابر امت کے انہی علمی جواہر پاروں سے استفادہ کرتے ہوئے ہماری جامعہ کے استاذ عزیزم مولوی محمد عمر انور سلمہ نے استخارے کے موضوع پر ایک مضمون لکھا تھا جو ماہ نامہ ''بینات''میں شائع ہوا،''بینات'' کی اشاعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اور عوام الناس کے لیے عام فہم اور سہل انداز میں ہونے کی وجہ سے یہ مضمون بہت پسند کیا گیا، کئی معاصر رسالوں نے اسے شامل اشاعت بھی کیا، یہ پذیرائی اس مضمون کے قابل استفادہ ہونے کی دلیل ہے۔

عزیزم مولوی محمد عمر انور کو اللہ تعالی جزائے خیر دے انہوں نے امت کی طلب وضرورت کے پیش نظر اس مضمون کو طبع کر کے شائع کرنے کا اہتمام کیا، اللہ تعالی اس مفید کوشش کو بار آور فرمائے، موصوف کو اس قسم کے کاموں کی مزید توفیق نصیب فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکت وترقی مقدر فرمائے، آمین۔

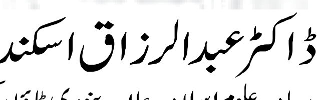

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۲/۴/۲۴ھ

عرضِ مُرتّب

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم أمّا بعد:

بزرگوں سے سنا ہے کہ انسان سنت نبوی ﷺ سے جتنا دور ہوتا جاتا ہے اتنا ہی بدعات اور گمراہیوں میں گھرتا چلا جاتا ہے، جیسے جیسے وقت گذرتا جارہا ہے اسلام کی سادہ اور آسان تعلیمات کے بارے میں بخوبی اس کا مشاہدہ بھی سامنے آرہا ہے کہ زندگی کے جس گوشے میں بھی سنت طریقے کو چھوڑا گیا وہاں خرابیوں نے جنم لیا، پھر وہ آسان کام مشکل اور زحمت بن گیا اور اسے پورا کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، اس وقت استخارہ کے ساتھ بھی اسی قسم کا معاملہ ہوتا جارہا ہے، استخارہ کا طریقہ حدیث نبوی میں صراحت کے ساتھ موجود ہے، لیکن عوام میں ''استخارہ'' کا آسان اور مسنون عمل شعبدہ بازی اور جادو کی سی حیثیت اختیار کرچکا ہے، استخارہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت اور مقصد کیا ہے؟ استخارہ کب کرنا چاہیے؟ استخارہ خود کرنا چاہیے یا کسی سے کروانا

چاہیے؟ استخارہ کے لیے کیا کوئی خاص وقت مقرر ہے؟

پیش نظر کتاب میں استخارہ سے متعلق مذکورہ اور دیگر ضروری باتوں کو حدیث نبوی ﷺ اور حضرات علماء کرام کی تشریحات کی مدد سے اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے، ساتھ ہی استخارہ سے متعلق مختلف قسم کی جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں ہیں ان کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

یہ مضمون ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، ''بینات'' جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، ''الحق'' دار العلوم حقانیہ اور ''الفاروق'' جامعہ فاروقیہ جیسے وقیع جرائد میں بھی شائع ہوا، دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ اور اس کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت وما توفيقي إلا بالله

محمد عمر انور
جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
خادم: جامع مسجد قبا، گلشن اقبال، کراچی
umaranwer@gmail.com

اسْتِخَارہ کا مطلب

خیراور بھلائی طلب کرنا

استخارہ عربی زبان کا لفظ ہے،جس کے معنی ہیں ”طلب الخیر“ کسی معاملے میں خیراور بھلائی کا طلب کرنا،یعنی روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے اپنے ہرجائز کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اوراس کام میں اللہ سے خیر، بھلائی اور رہنمائی طلب کرنا، استخارہ کے عمل کو یہ سمجھنا کہ اس سے کوئی خبرمل جاتی ہے تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کی وجہ سے کئی غلط فہمیوں نے جنم لیا،جن کا تفصیل سے تذکرہ آگے آرہاہے،استخارہ ایک مسنون عمل ہے، جس کا طریقہ اور دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث میں منقول ہے،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر کام سے پہلے اہمیت کے ساتھ استخارے کی تعلیم دیا کرتے تھے،حدیث کے الفاظ پرغورفرمایے،حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاارشادگرامی ہے:

إذا همّ أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة

[بخاری]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی بھی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے۔

استخارہ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

① عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة فى الأمور كلها كما يعلمنا سورة من القرآن [ترمذی]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تمام کاموں میں استخارہ اتنی اہمیت سے سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

استخارہ نہ کرنا محرومی اور بدنصیبی ہے

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

② من شقوة ابن آدم تركه استخارة الله [مجمع الاسانید]

یعنی اللہ تعالیٰ سے استخارہ کا چھوڑ دینا اور نہ کرنا انسان کے لیے

بدبختی اور بدنصیبی میں شمار ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

③ عن سعد بن وقاص عن النبی ﷺ قال : من سعادة ابن ادم استخارته من الله ، و من شقاوته ترک الاستخارة ، و من سعادة ابن اٰدم رضاه بما قضاه الله ، ومن شقوة ابن اٰدم سخطه بما قضی الله [مشکوة]

ترجمہ: انسان کی سعادت اور نیک بختی یہ ہے کہ اپنے کاموں میں استخارہ کرے اور بدنصیبی یہ ہے کہ استخارہ کو چھوڑ بیٹھے، اور انسان کی خوش نصیبی اس میں ہے کہ اس کے بارے میں کیے گئے اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے اور بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے۔

استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوگا

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

④ ما خاب من استخار وما ندم من استشار [طبرانی]

یعنی جو آدمی اپنے معاملات میں استخارہ کرتا ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور جو شخص اپنے کاموں میں مشورہ کرتا ہو اس کو کبھی شرمندگی یا پچھتاوے کا

سامنا نہ کرنا پڑے گا کہ میں نے یہ کام کیوں کیا؟ یا میں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ اس لیے کہ جو کام کیا وہ مشورہ کے بعد کیا اور اگر نہیں کیا تو مشورہ کے بعد نہیں کیا، اس وجہ سے وہ شرمندہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوگا، مطلب اس کا یہ ہے کہ انجام کے اعتبار سے استخارہ کرنے والے کو ضرور کامیابی ہوگی، چاہے کسی موقع پر اس کے دل میں یہ خیال بھی آجائے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نہیں ہوا، لیکن اس خیال کے آنے کے باوجود کامیابی اسی شخص کو ہوگی جو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا رہے، اسی طرح جو شخص مشورہ کرکے کام کرے گا، وہ کبھی پچھتائے گا نہیں، اس لیے کہ خدانخواستہ اگر وہ کام خراب بھی ہوگیا تو اس کے دل میں اس بات کی تسلی ہوگی کہ میں نے یہ کام اپنی خودرائی اور اپنے بل بوتے پر نہیں کیا تھا، بلکہ اپنے دوستوں اور بڑوں سے مشورہ کے بعد کیا تھا، اب آگے اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے وہ جیسا چاہیں فیصلہ فرمادیں، اس لیے آپ ﷺ نے دو باتوں کا مشورہ دیا ہے کہ جب بھی کسی کام میں کشمکش ہو تو دو کام کرلیا کرو:

① ایک استخارہ یعنی اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی طلب کرنا۔

② دوسرے استشارہ یعنی مشورہ کرنا۔

استخارہ کا مقصد

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''واضح ہو کہ استخارۂ مسنونہ کا مقصد یہ ہے کہ بندے کے ذمے جو کام تھا وہ اس نے کرلیا اور اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے علم محیط اور قدرت کاملہ کے حوالہ کر دیا، گویا استخارہ کرنے سے بندہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا، ظاہر ہے کہ اگر کوئی انسان کسی تجربہ کار عاقل اور شریف شخص سے مشورہ کرنے جاتا ہے تو وہ شخص صحیح مشورہ ہی دیتا ہے اور اپنی مقدور کے مطابق اس کی اعانت بھی کرتا ہے، گویا استخارہ کیا ہے؟ حق تعالیٰ سے مشورہ لینا ہے، اپنی درخواست استخارہ کی شکل میں پیش کر دی، حق تعالیٰ سے بڑھ کر کون رحیم و کریم ہے؟! اس کا کرم بے نظیر ہے، علم کامل ہے اور قدرت بے عدیل ہے، اب جو صورت انسان کے حق میں مفید ہوگی، حق تعالیٰ اس کی توفیق دے گا، اس کی رہنمائی فرمائے گا، پھر نہ سوچنے کی ضرورت، نہ خواب میں نظر آنے کی حاجت، جو اس کے حق میں خیر ہوگا وہی ہوگا، چاہے اس کے علم میں اس کی بھلائی آئے یا

نہ آئے، اطمینان وسکون فی الحال حاصل ہو یا نہ ہو، ہوگا وہی جو خیر ہوگا، یہ ہے استخارہ مسنونہ کا مطلوب! اسی لئے تمام امت کے لئے تا قیامت یہ دستور العمل چھوڑا گیا ہے"۔ [دورحاضر کے فتنے اوران کا علاج]

استخارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "حجۃ اللہ البالغۃ" میں استخارہ کی دو حکمتیں بیان فرمائیں ہیں:

① فال نکالنے سے نجات اوراس کی حرمت

① پہلی حکمت یہ کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام کرنا ہوتا، مثلاً سفر یا نکاح یا کوئی بڑا سودا کرنا ہوتا تو وہ تیروں کے ذریعے فال نکالا کرتے تھے، یہ تیر کعبہ شریف کے مجاور کے پاس رہتے تھے، ان میں سے کسی تیر پر لکھا ہوتا "امرنی ربّی" (میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے) اور کسی پر لکھا ہوتا "نھانی ربّی" (میرے رب نے مجھے منع کیا ہے) اور کوئی تیر بے نشان ہوتا، اس پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہوتا تھا، مجاور تھیلا ہلا کر فال طلب کرنے

والے سے کہتا کہ ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکال لے، اگر "امرنی ربّی" (کام کے حکم) والا تیر نکلتا تو وہ شخص کام کرتا اور "نھانی ربّی" (کام سے منع) والا تیر نکلتا تو وہ کام سے رک جاتا اور بے نشان تیر ہاتھ میں آتا تو دوبارہ فال نکالی جاتی، سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳ کے ذریعے فال نکالنے کی حرمت نازل ہوئی، اور حرمت کی دو وجہیں ہیں:

۱۔ یہ ایک بے بنیاد عمل ہے اور محض اتفاق ہے، جب بھی تھیلے میں ہاتھ ڈالا جائے گا تو کوئی نہ کوئی تیر ضرور ہاتھ آئے گا۔

۲۔ اس طرح سے فال نکالنا یہ اللہ تعالی پر افترا اور جھوٹا الزام ہے، اللہ تعالی نے کہاں حکم دیا ہے اور کب منع کیا ہے؟ اور اللہ پر افترا حرام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو فال کی جگہ استخارہ کی تعلیم دی ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ جب بندہ رب علیم سے رہنمائی کی التجا کرتا ہے تو اپنے معاملے کو اپنے مولیٰ کے حوالے کر کے اللہ کی مرضی معلوم کرنے کا شدید خواہش مند ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالی کے دروازے پر جا پڑتا ہے اور اس کا دل ملتجی ہوتا ہے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے کی رہنمائی اور مدد نہ فرمائیں، اللہ تعالی کی طرف سے فیضان کا باب کشادہ ہوتا ہے، اور اس پر معاملہ کا راز کھولا جاتا

ہے، چنانچہ استخارہ محض اتفاق نہیں ہے، بلکہ اس کی مضبوط بنیاد ہے۔

۲ فرشتوں سے مشابہت

۲ دوسری حکمت یہ کہ استخارہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان فرشتہ صفت بن جاتا ہے، استخارہ کرنے والا اپنی ذاتی رائے سے نکل جاتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے، اس کی بہیمیت (حیوانیت) ملکیت (فرشتہ صفتی) کی تابع داری کرنے لگتی ہے اور وہ اپنا رخ پوری طرح اللہ کی طرف جھکا دیتا ہے تو اس میں فرشتوں کی سی خو بو پیدا ہو جاتی ہے، ملائکہ اِلہام ربانی کا انتظام کرتے ہیں اور جب ان کو الہام ہوتا ہے تو وہ داعیہ ربانی سے اس معاملے میں اپنی سی پوری کوشش خرچ کرتے ہیں، ان میں کوئی داعیہ نفسانی نہیں ہوتا، اسی طرح جو بندہ بکثرت استخارہ کرتا ہے، وہ رفتہ رفتہ فرشتوں کے مانند ہو جاتا ہے، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ملائکہ کے مانند بننے کا یہ ایک تیر بہدف مجرب نسخہ ہے جو چاہے آزما کر دیکھے۔

[حجۃ اللہ البالغۃ]

استخارہ کا مسنون اور صحیح طریقہ

سنت کے مطابق استخارہ کا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت [بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو] دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں، نیت یہ کرے کہ میرے سامنے یہ معاملہ یا مسئلہ ہے، اس میں جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالی اس کا فیصلہ فرمادیں۔

سلام پھیر کر نماز کے بعد استخارہ کی وہ مسنون دعا مانگیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، یہ بڑی عجیب دعا ہے، اللہ جل شانہ کے نبی ہی یہ دعا مانگ سکتے ہے اور کسی کے بس کی بات نہیں، کوئی گوشہ زندگی کا اس دعا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا نہیں، اگر انسان ایڑی چوٹی کا زور لگالیتا تو بھی ایسی دعا کبھی نہ کرسکتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمائی، اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو تو کوئی بات نہیں کتاب سے دیکھ کر یہ دعا مانگ لے، اگر عربی میں دعا مانگنے میں دقت ہو رہی ہو تو ساتھ ساتھ اردو میں بھی یہ دعا مانگے، بس! دعا کے جتنے الفاظ ہیں، وہی اس سے مطلوب ومقصود ہیں، وہ الفاظ یہ ہیں:

استخارہ کی مسنون دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ ، وَ اَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ، وَ اَسۡاَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ ، فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَ لاَ اَقۡدِرُ، وَ تَعۡلَمُ وَلاَ اَعۡلَمُ ، وَ اَنۡتَ عَلاَّمُ الۡغُیُوۡبِ

اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَ عَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ وَ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ ، فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ ، وَ یَسِّرۡهُ لِیۡ ، ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ

وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ ھٰذَا الۡأَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَ عَاقِبَۃِ أَمۡرِیۡ وَ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ ، فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ ، وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ۔ [بخاری،ترمذی]

دعا کرتے وقت جب ھٰذَا الۡاَمۡرَ پر پہنچے [جس کے نیچے لکیر بنی ہے] تو اگر عربی جانتا ہے تو اس جگہ اپنی حاجت کو سوچے اور اس کا تذکرہ کرے، یعنی ھٰذَا الۡاَمۡرَ کی جگہ اپنے کام کا نام لے، مثلاً ”ھذا السفر“ یا ”ھذا النکاح“ یا ”ھذہ التجارۃ“ یا ”ھذا البیع“ کہے، اور اگر عربی

نہیں جانتا تو هٰذَا الْاَمْرَ ہی کہہ کر دل میں اپنے اس کام کے بارے میں سوچے اور دھیان دے جس کے لیے استخارہ کررہا ہے۔

استخارہ کی دعا کا مطلب ومفہوم

اے اللہ! میں آپ کے علم کا واسطہ دے کر آپ سے خیر اور بھلائی طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کا واسطہ دے کر میں اچھائی پر قدرت طلب کرتا ہوں، آپ غیب کو جاننے والے ہیں۔

اے اللہ! آپ علم رکھتے ہیں میں علم نہیں رکھتا، یعنی یہ معاملہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں، اسکا علم آپ کو ہے، مجھے نہیں، اور آپ قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں قوت نہیں۔

یا اللہ! اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ (اس موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس کے لیے استخارہ کررہا ہے) میرے حق میں بہتر ہے، میرے دین کے لیے بھی بہتر ہے، میری معاش اور دنیا کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور میرے فوری نفع کے اعتبار سے اور دیرپا فائدے کے اعتبار سے بھی تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور اس کو میرے لیے آسان فرما دیجیے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما دیجیے۔

اور اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ یہ معاملہ (اس موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس کے لیے استخارہ کررہا ہے) میرے حق میں برا ہے، میرے دین کے حق میں برا ہے یا میری دنیا اور معاش کے حق میں برا ہے یا میرے انجام کار کے اعتبار سے برا ہے، فوری نفع اور دیرپا نفع کے اعتبار سے بھی بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے پھیر دیجیے اور مجھے اس سے پھیر دیجیے اور میرے لیے خیر مقدر فرمادیجیے جہاں بھی ہو، یعنی اگر یہ معاملہ میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دیجیے اور اس کے بدلے جو کام میرے لیے بہتر ہو اس کو مقدر فرمادیجیے، پھر مجھے اس پر راضی بھی کردیجیے اور اس پر مطمئن بھی کردیجیے۔

[اصلاحی خطبات]

استخارہ کتنی بار کیا جائے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ: انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر اس کے بعد (اس کا نتیجہ) دیکھو، تمہارے دل میں جو کچھ ڈالا جائے، یعنی استخارے کے نتیجے میں بارگاہ حق کی جانب سے جو چیز القاء کی جائے اسی کو اختیار کرو کہ تمہارے لیے وہی بہتر ہے۔ [مظاہر حق]

بہتر یہ ہے کہ استخارہ تین سے سات دن تک پابندی کے ساتھ متواتر کیا جائے، اگر اس کے بعد بھی تذبذب اور شک باقی رہے تو استخارہ کا عمل مسلسل جاری رکھے، جب تک کسی ایک طرف رجحان نہ ہو جائے کوئی عملی اقدام نہ کرے، اس موقعہ پر اتنی بات سمجھنی ضروری ہے کہ استخارہ کرنے کے لیے کوئی مدت متعین نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو ایک ماہ تک استخارہ کیا تھا تو ایک ماہ بعد آپ کو شرح صدر ہو گیا تھا اگر شرح صدر نہ ہوتا تو آپ آگے بھی استخارہ جاری رکھتے۔ [رحمۃ اللہ الواسعۃ]

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

”دعائے استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی سے دعائے خیر کرتا رہے، استخارہ کرنے کے بعد ندامت نہیں ہوتی اور یہ مشورہ کرنا نہیں ہے، کیونکہ مشورہ تو دوستوں سے ہوتا ہے، استخارہ سنت عمل ہے، اس کی دعا مشہور ہے، اس کے پڑھ لینے سے سات روز کے اندر اندر قلب میں ایک رجحان پیدا ہو جاتا ہے اور یہ خواب میں کچھ نظر آنا، یا یہ قلبی رجحان حجت شرعیہ نہیں ہیں کہ ضرور ایسا کرنا ہی پڑے گا، اور یہ جو دوسروں سے استخارہ کرایا کرتے ہیں، یہ کچھ نہیں

ہے، بعض لوگوں نے عملیات مقرر کر لیے ہیں دائیں طرف یا بائیں طرف گردن پھیرنا یہ سب غلط ہیں، ہاں دوسروں سے کرالینا گناہ تو نہیں لیکن اس دعا کے الفاظ ہی ایسے ہیں کہ خود کرنا چاہیے"۔ [مجالس مفتی اعظم]

استخارہ کا نتیجہ اور مقبول ہونے کی علامت استخارہ سے کس طرح رہنمائی ملے گی؟

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کا صرف اتنا اثر ہوتا ہے کہ جس کام میں تردد اور شک ہو کہ یوں کرنا بہتر ہے یا یوں؟ یا یہ کرنا بہتر ہے یا نہیں؟ تو استخارے کے مسنون عمل سے دو فائدے ہوتے ہیں:

① دل کا کسی ایک بات پر مطمئن ہو جانا۔

② اور اس مصلحت کے اسباب میسر ہو جانا، تاہم اس میں خواب آنا ضروری نہیں۔ [اصلاح انقلاب امت]

استخارہ میں صرف یکسوئی کا حاصل ہونا استخارہ کے مقبول ہونے کی دلیل ہے، اس کے بعد اس کے مقتضی پر عمل کرے، اگر کئی مرتبہ استخارہ کے بعد

بھی یکسوئی اور کسی ایک جانب اطمینان نہ ہوتو استخارہ کے ساتھ ساتھ استشارہ بھی کرے یعنی اس کام میں کسی سے مشورہ بھی لے لیکن استخارہ میں ضروری نہیں کہ یکسوئی ہوا ہی کرے۔ [الکلام الحسن]

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہوجاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہوجائے وہ کام کر لے، اور بکثرت ایسا رجحان ہوجاتا ہے، لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف رجحان نہ بھی ہو بلکہ دل میں کشمکش موجود ہوتو بھی استخارہ کا مقصد حاصل ہوگیا، اس لیے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالی وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہوجاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے معلوم بھی نہیں ہوتا، بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں اور اللہ تعالی اس کو اس بندے سے پھیر دیتے ہیں، لہذا اللہ تعالی استخارہ کے بعد اسباب ایسے پیدا فرما دیتے ہیں کہ پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے، اب خیر کس میں ہے؟ انسان کو پتہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالی فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

بس استخارہ کی حقیقت اتنی سی ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگ لی، پھر آگے جو ہوگا اسی میں خیر ہے، کام ہوگیا تو خیر! نہیں ہوا تو خیر! دل جس طرف متوجہ ہو جائے اور جس کے اسباب پیدا ہو رہے ہوں یقین کرلیں کہ یہی میرے لیے بہتر ہے اور اگر دل کی توجہ ہٹ گئی یا اسباب پیدا نہیں ہوئے یا اسباب موجود تھے مگر استخارہ کے بعد ختم ہوگئے، کام نہیں ہوسکا تو اطمینان رکھے، اللہ پر یقین رکھے کہ اس میں میری بہتری ہوگی، اپنی طبیعت بہت چاہتی ہے مگر اللہ تعالی میرے نفع ونقصان کو مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، اس طرح سوچنے سے ان شاء اللہ اطمینان ہو جائے گا، اگر دل کا رجحان کسی جانب نہ ہو تو صرف اسباب کے پیش نظر جو فیصلہ بھی کرلے گا اس میں خیر ہوگی، خدانخواستہ اگر استخارہ کے بعد کوئی نقصان بھی ہو جائے تو یہ عقیدہ رکھے کہ استخارہ کی برکت سے اللہ تعالی نے چھوٹے نقصان کے ذریعے کسی بڑے نقصان سے بچا لیا، استخارہ کی دعا میں دین کا ذکر پہلے ہے اور دنیا کا بعد میں، اس لیے کہ مسلمان کا اصل مقصد دین ہے، دنیا تو درحقیقت دین کے تابع ہے۔

استخارہ کے باوجود اگر نقصان ہوگیا تو؟!

یہاں ایک سوال ذہن میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی کام میں استخارہ کرنے کے باوجود بھی اگر نقصان ہوگیا تو ؟ اس کا جواب سمجھنے کے لیے یہ روایت ملاحظہ کیجیے :

عن مکحول الازدی رحمہ اللہ قال : سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہ یقول : ان الرجل یستخیر اللہ تبارک وتعالی فیختار له ، فیسخط علی ربه عز وجل ، فلا یلبث ان ینظر فی العاقبة فاذا ھو خیر له [کتاب الزھد]

مکحول ازدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد سنا، فرماتے ہیں کہ بعض اوقات انسان اللہ تعالی سے استخارہ کرتا ہے کہ جس کام میں میرے لیے خیر ہو وہ کام ہوجائے تو اللہ تعالی اس کے لیے وہ کام اختیار فرما دیتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، لیکن ظاہری اعتبار سے وہ کام اس بندہ کی سمجھ میں نہیں آتا تو بندہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے کہ میں نے اللہ تعالی سے تو یہ کہا تھا کہ میرے لیے اچھا کام

تلاش کیجیے، لیکن جو کام ملا وہ تو مجھے اچھا نظر نہیں آرہا ہے، اس میں میرے لیے تکلیف اور پریشانی ہے، لیکن کچھ عرصے بعد جب انجام سامنے آتا ہے تب اس کو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے میرے لیے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا، اس وقت اس کو پتہ نہیں تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے ساتھ زیادتی اور ظلم ہوا ہے، اور اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا صحیح ہونا بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں ظاہر ہوگا۔

اب جب وہ کام ہو گیا تو ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آرہا ہے، دل کے مطابق نہیں ہے، تو اب بندہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے کہ یا اللہ! میں نے آپ سے استخارہ کیا تھا مگر کام وہ ہو گیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم نہیں ہو رہا ہے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرما رہے ہیں کہ ارے نادان! تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا، لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا، اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا، بعض اوقات دنیا میں تجھے پتہ چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری

زندگی میں کبھی پتہ نہیں چلے گا، جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ واقعۃً یہی میرے لیے بہتر تھا۔

حقیقی فائدہ اور نقصان اللہ جانتا ہے تم نہیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ [البقرة:٢١٦]

ترجمہ: اور یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو، حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور (اصل حقیقت تو) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

انسانی بصیرت و دانش مندی اور تدبیر و محنت عواقب (انجام) و نتائج کے بارے میں بکثرت فیل ہوتی ہے، کسی مفید کو مضر یا مضر کو مفید سمجھ لینا بڑے سے بڑے ہوشیار عقل مند سے بھی مستبعد نہیں، ہر انسان اگر اپنی عمر میں پیش آنے والے واقعات پر نظر ڈالے تو اپنی ہی زندگی میں اس کو بہت سے واقعات ایسے نظر پڑیں گے کہ وہ کسی چیز کو نہایت مفید سمجھ کر حاصل کر رہے تھے اور انجام

کار یہ معلوم ہوا کہ وہ انتہائی مضر تھی، یا کسی چیز کو نہایت مضر سمجھ کر اس سے اجتناب کر رہے تھے، اور انجام کار یہ معلوم ہوا کہ وہ نہایت مفید تھی، انسانی عقل و تدبیر کی رسوائی اس معاملہ میں بکثرت مشاہدہ میں آتی رہتی ہے۔ [معارف القرآن]

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے ایک بچہ ہے جو ماں باپ کے سامنے مچل رہا ہے کہ فلاں چیز کھاؤں گا اور ماں باپ جانتے ہیں کہ اس وقت یہ چیز کھانا بچے کے لیے نقصان دہ اور مہلک ہے، چنانچہ ماں باپ بچے کو وہ چیز نہیں دیتے، اب بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ میرے ماں باپ نے مجھ پر ظلم کیا، میں جو چیز مانگ رہا تھا وہ مجھے نہیں دی اور اسکے بدلے میں مجھے کڑوی کڑوی دوا کھلا رہے ہیں، اب وہ بچہ اس دوا کو اپنے حق میں خیر نہیں سمجھ رہا ہے لیکن بڑا ہونے کے بعد جب اللہ تعالی اس بچے کو عقل اور فہم عطا فرمائیں گے اور اسکو سمجھ آئے گی تو اس وقت پتہ چلے گا کہ میں تو اپنے لیے موت مانگ رہا تھا اور میرے ماں باپ میرے لیے زندگی اور صحت کا راستہ تلاش کر رہے تھے، اللہ تعالی تو اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں، اس لیے اللہ تعالی وہ راستہ اختیار فرماتے ہیں جو انجام کار بندہ کے لیے بہتر ہوتا ہے، اب بعض اوقات اسکا بہتر ہونا دنیا میں پتہ چل جاتا ہے اور بعض اوقات دنیا میں پتہ نہیں چلتا۔

یہ کمزور انسان کس طرح اپنی محدود عقل سے اللہ تعالی کے فیصلوں کا ادراک کرسکتا ہے، وہی جانتے ہیں کہ کس بندے کے حق میں کیا بہتر ہے؟ انسان صرف ظاہر میں چند چیزوں کو دیکھ کر اللہ تعالی سے شکوہ کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالی کے فیصلوں کو برا ماننے لگتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کوئی نہیں کرسکتا کہ کس کے حق میں کیا اور کب بہتر ہے۔

اسی وجہ سے اس حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمارہے ہیں کہ جب تم کسی کام کا استخارہ کر چکو تو اس کے بعد اس پر مطمئن ہو جاؤ کہ اب اللہ تعالی جو بھی فیصلہ فرمائیں گے وہ خیر ہی کا فیصلہ فرمائیں گے، چاہے وہ فیصلہ ظاہر نظر میں تمہیں اچھا نظر نہ آرہا ہو، لیکن انجام کے اعتبار سے وہی بہتر ہوگا، اور پھر اس کا بہتر ہونا یا تو دنیا ہی میں معلوم ہو جائے گا، ورنہ آخرت میں جا کر تو یقینا معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالی نے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا۔ [اصلاحی خطبات]

استخارہ کے بارے میں چند غلط فہمیاں اور کوتاہیاں

قرآن وسنت کی تعلیمات اور دینی شعور وآگہی سے دوری کی وجہ سے لوگوں میں استخارے کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں، چنانچہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''اب دیکھیے یہ [استخارہ] کس قدر آسان کام ہے مگر اس میں بھی شیطان نے کئی پیوند لگا دیے ہیں:

① پہلا پیوند یہ کہ دو رکعت پڑھ کر کسی سے بات کیے بغیر سو جاؤ، سونا ضروری ہے ورنہ استخارہ بے فائدہ رہے گا۔

② دوسرا پیوند یہ لگایا کہ لیٹو بھی دائیں کروٹ پر۔

③ تیسرا یہ کہ قبلہ رو لیٹو۔

④ چوتھا پیوند یہ لگایا کہ لیٹنے کے بعد اب خواب کا انتظار کرو، استخارہ کے دوران خواب نظر آئے گا۔

⑤ پانچواں پیوند یہ لگایا کہ اگر خواب میں فلاں رنگ نظر آئے تو وہ کام بہتر ہوتا ہے، فلاں نظر آئے تو وہ بہتر نہیں۔

⑥ چھٹا پیوند یہ لگایا کہ اس خواب میں کوئی بزرگ آئے گا بزرگ کا انتظار کیجیے کہ وہ خواب میں آ کر سب کچھ بتادے گا، لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بزرگ کون ہوگا؟ اگر شیطان ہی بزرگ بن کر خواب میں آجائے تو اس کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ شیطان ہے یا کوئی بزرگ؟

یاد رکھیے کہ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی حدیث سے ثابت نہیں، بس یہ باتیں لکھنے والوں نے کتابوں میں بغیر تحقیق کے لکھ دی ہیں، اللہ تعالی ان لکھنے والے مصنفین پر رحم فرمائیں''۔ [خطبات الرشید]

باوضو، قبلہ رخ اور دائیں کروٹ پر سونا نیند کے آداب میں سے تو ضرور ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ استخارہ رات کو سونے سے پہلے ان مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ لازمی سمجھ کر کیا جائے۔

① استخارہ صرف اہم کام کے لیے نہیں!

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ صرف اسی کام میں ہے جو کام بہت اہم یا بڑا ہے اور جہاں انسان کے سامنے دو راستے ہیں یا جس کام میں انسان کو

تردد یا شک ہے صرف ایسے ہی کاموں میں استخارہ کرنا چاہیے، چنانچہ آج کل عوام الناس کو اپنی زندگی کے صرف چند مواقع پر ہی استخارہ کے مسنون عمل کی توفیق نصیب ہوتی ہے، مثلاً نکاح کے لیے یا کاروبار کے لیے استخارہ کرلیا اور بس! گویا ہم ان چند گنے چنے مواقع پر تو اللہ سے خیر اور بھلائی کے طلب گار ہیں اور باقی تمام زندگی کے روز وشب میں ہم اللہ سے خیر مانگنے سے بے نیاز اور مستغنی ہیں، یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ استخارہ صرف اہم اور بڑے کاموں ہی میں نہیں ہے بلکہ اپنے ہر کام میں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ تعالی سے خیر اور بھلائی طلب کرنی چاہیے، اسی طرح استخارے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس کام میں تردد اور تذبذب ہو تب ہی استخارہ کیا جائے، بلکہ تردد نہ بھی ہو اور اس کام میں ایک ہی صورت اور ایک ہی راستہ ہو تب بھی استخارہ کرنا چاہیے، حدیث نبوی کے الفاظ ہیں:

كان رسول الله ﷺ يعلّمنا الاستخارة فى الامور كلها

[بخاری]

یعنی حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام کو ہر کام میں استخارے یعنی اللہ سے خیر طلب کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔

② استخارہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ ہمیشہ رات کو سوتے وقت ہی کرنا چاہیے یا عشاء کی نماز کے بعد ہی کرنا چاہیے، ایسا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے اس وقت استخارہ کرلے، نہ رات کی کوئی قید ہے اور نہ دن کی کوئی قید ہے، نہ سونے کی کوئی قید ہے اور نہ جاگنے کی کوئی قید ہے بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو۔

③ استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری نہیں

استخارہ کے بارے میں لوگوں کے درمیان طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ''استخارہ'' کرنے کا کوئی خاص طریقہ اور خاص عمل ہوتا ہے، اس کے بعد کوئی خواب نظر آتا ہے اور اس خواب کے اندر ہدایت دی جاتی ہے کہ فلاں کام کرو یا نہ کرو، خوب سمجھ لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے استخارہ کا جو مسنون طریقہ ثابت ہے، اس میں اس قسم کی کوئی بات موجود نہیں، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد آسمان سے کوئی فرشتہ آئے گا یا کوئی کشف والہام ہوگا یا خواب آئے گا اور خواب کے

ذریعے ہمیں بتایا جائے گا کہ یہ کام کرو یا نہ کرو، یاد رکھیے! خواب آنا کوئی ضروری نہیں کہ خواب میں کوئی بات ضرور بتائی جائے یا خواب میں کوئی اشارہ ضرور دیا جائے، بعض مرتبہ خواب میں آجاتا ہے اور بعض مرتبہ نہیں آتا۔

④ کسی دوسرے سے ''استخارہ نکلوانا''

استخارہ کے باب میں لوگ ایک غلطی کرتے ہیں اس کی اصلاح بھی ضروری ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگ خود استخارہ کرنے کی بجائے دوسروں سے کرواتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ''استخارہ نکال دیجیے'' گویا جیسے فال نکالی جاتی ہے ویسے ہی استخارہ بھی نکال دیجیے، دوسروں سے استخارے کروانے کا مطلب تو وہی عمل ہوا جو جاہلیت میں مشرکین کیا کرتے تھے اور جس کے انسداد اور خاتمے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو استخارے کی نماز اور دعا سکھائی، اور یہ اسی وجہ سے ہوا کہ لوگوں نے استخارے کو یہ سمجھ لیا ہے کہ اس سے گویا کوئی خبر مل جاتی ہے، یا یہ الہام ہوجاتا ہے کہ کیا کرنا چاہیے؟ جس طرح جاہلیت میں تیروں پر لکھ کر یہ معلوم کیا جاتا تھا اسی طرح آج کل تسبیح کے دانوں پر اس قسم کے استخارے کیے جارہے ہیں، یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور انتہا تو یہ ہوگئی کہ اب عوام میں یہ رواج چل پڑا ہے کہ

ٹی وی اور ریڈیو پر استخارے نکلوائے جارہے ہیں، حالانکہ استخارہ اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملے میں خیر اور بھلائی کا طلب کرنا ہے نہ کہ خبر کا معلوم کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہدایت یہ ہے کہ جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے، دوسروں سے کروانے کا کوئی ثبوت نہیں، جب حضور اقدس ﷺ دنیا میں موجود تھے اس وقت صحابہ سے زیادہ دین پر عمل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور حضور سے بہتر استخارہ کرنے والا بھی کوئی نہ تھا لیکن آج تک کہیں یہ نہیں لکھا کہ کسی صحابی نے حضور سے جا کر یہ کہا ہو کہ آپ میرے لیے استخارہ کر دیجیے، سنت طریقہ یہی ہے کہ صاحب معاملہ خود کرے، اسی میں برکت ہے۔

۵ ’’ہمارے استخارے کا کیا اعتبار‘‘؟!

لوگ یہ سوچ کر کہ ہم تو گناہ گار ہیں، ہمارے استخارے کا کیا اعتبار؟ اس لیے خود استخارہ کرنے کی بجائے فلاں بزرگ اور عالم سے یا کسی نیک آدمی سے کرواتے ہیں کہ اس میں برکت ہوگی، لوگوں کا یہ زعم اور یہ عقیدہ غلط ہے، جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار، دوسرے سے استخارہ کرانا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، خود دعا کے الفاظ سے بھی یہی مترشح ہو رہا ہے، دعا کے الفاظ میں متکلم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اس لیے

صاحب معاملہ کو خود کرنا چاہیے، استخارہ دوسرے سے کروانا، ناجائز تو نہیں لیکن بہتر اور مسنون بھی نہیں ہے۔سلامتی کا طریقہ وہی ہے جو نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے کہ صاحب معاملہ خود کرے۔

٦ ہم گناہ گار ہیں! استخارہ کیسے کریں؟

انسان کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو، بندہ تو اللہ ہی کا ہے اور جب بندہ اللہ سے مانگے گا تو جواب ضرور آئے گا، جس ذات کا یہ فرمان ہو کہ: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا۔تو یہ اس عظیم وکبیر ذات کے ساتھ بدگمانی ہے، وہ ذات تو ایسی ہے کہ شیطان جب جنت سے نکالا جا رہا ہے راندہ درگاہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت شیطان نے دعا کی، اللہ نے اس کی دعا کو قبول فرمایا، جو شیطان کی دعا قبول کر رہا ہے کیا وہ ہم گناہ گاروں کی دعا قبول نہ کرے گا اور جب کوئی استخارہ رسول اللہ کی اتباع سنت کے طور پر کرے گا تو یہ ممکن نہیں کہ اللہ دعا نہ سنے بلکہ ضرور سنے گا اور خیر کو مقدر فرمائے گا، اللہ کی بارگاہ میں سب کی دعائیں سنی جاتی ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ گناہوں سے بچنا چاہیے تاکہ دعا جلد قبول ہو۔

لوگوں میں بکثرت یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ گناہ گار استخارہ نہیں

کر سکتے، یہ دو وجہ سے باطل اور غلط ہے:

① پہلی وجہ یہ کہ گناہوں سے بچنا آپ کے اختیار میں ہے، مسلمان ہو کر کیوں گناہ گار رہیں؟ گناہ صادر ہو گیا تو صدق دل سے توبہ کر لیجیے، بس گناہوں سے پاک ہو گئے، گناہ گار نہ رہے، نیک لوگوں کے زمرے میں شامل ہو گئے، توبہ کی برکت سے اللہ تعالی نے پاک کر دیا، اب اللہ کی اس رحمت کی قدر کریں اور آئندہ جان بوجھ کر گناہ نہ کریں۔

② دوسری وجہ یہ کہ استخارہ کے لیے شریعت نے تو کوئی ایسی شرط نہیں لگائی کہ استخارہ گناہ گار انسان نہ کرے، کوئی ولی اللہ کرے، جو شرط شریعت نے نہیں لگائی آپ اپنی طرف سے اس شرط کو کیوں بڑھاتے ہیں؟ شریعت کی طرف سے تو صرف یہ حکم ہے کہ جس کی حاجت ہو وہ استخارہ کرے خواہ وہ گناہ گار ہو یا نیک، جیسا بھی ہو خود کرے، عوام یہ کہتے ہیں کہ استخارہ کرنا بزرگوں کا کام ہے تو استخارہ نکالنے والے پیشہ ور حضرات بھی سمجھنے لگے کہ ہاں! یہ صحیح کہہ رہے ہیں، استخارہ کرنا ہمارا ہی کام ہے، عوام کا کام نہیں، عوام کو غلطی پر تنبیہ کرنے کی بجائے خود غلطی میں شریک ہو گئے، ان کے پاس جو بھی چلا جائے یہ پہلے سے تیار بیٹھے ہیں کہ ہاں لائیں! آپ کا استخارہ ہم ''نکال دیں گے'' اور استخارہ

کرنے کو ''استخارہ نکالنا'' کہتے ہیں، یاد رکھیں یہ ایک غلط روش ہے اور اس غلط روش کی اصلاح فرض ہے۔

⑦ استخارہ کے ذریعہ گذشتہ یا آئندہ کا کوئی واقعہ معلوم کرنا

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو خاص دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اس کے دل میں جو بات عزم اور پختگی کے ساتھ آئے اسی میں خیر سمجھے، استخارہ کا مقصد تردد اور شک ختم کرنا ہے نہ کہ آئندہ کسی واقعے کو معلوم کر لینا۔

بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ یا آئندہ ہونے والا واقعہ معلوم ہو جاتا ہے، سو استخارہ شریعت میں اس غرض سے منقول نہیں، بلکہ وہ تو محض کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا تردد اور شک دور کرنے کے لیے ہے، نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لیے، بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ اور نتیجے پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے۔ [اغلاط العوام]

⑧ استخارہ کے ذریعے چور کا پتہ یا
— خواب میں کوئی بات معلوم کرنا —

یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح استخارہ سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ نہیں پتہ چل سکتا بالکل اسی طرح آئندہ پیش آنے والا واقعہ کہ فلاں بات یوں ہوگی معلوم نہیں کیا جا سکتا، اور اگر کوئی استخارہ کو اس غرض کے لیے سمجھے ہوئے ہے تو وہ اپنے غلط خیال کی اصلاح کرے کہ یہ بالکل باطل اعتقاد ہے، مثلاً کسی کے ہاں چوری ہوجائے تو اس غرض کے لیے کہ چور کا پتہ معلوم ہوجائے استخارہ کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ مفید ہے۔

اور بعض بزرگوں سے جو اس قسم کے بعض استخارے منقول ہیں جس سے کوئی واقعہ صراحتاً یا اشارۃً خواب میں نظر آجائے، سو وہ استخارہ نہیں ہے بلکہ خواب نظر آنے کا عمل ہے، پھر اس کا یہ اثر بھی لازمی نہیں، خواب کبھی نظر آتا ہے اور کبھی نہیں اور اگر خواب نظر آ بھی گیا تو وہ محتاج تعبیر ہے، اگرچہ صراحت کے ساتھ نظر آئے پھر تعبیر جو ہوگی وہ بھی ظنی ہوگی یقینی نہیں، اس میں اتنے شبہات ہیں پس اس کو استخارہ کہنا یا مجاز ہے اگر ان بزرگوں سے یہ نام

منقول ہے، ورنہ اغلاط عامہ میں سے ہے۔ [اصلاح انقلاب امت]

⑨ استخارہ کام کے ارادہ سے پہلے ہو

استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ارادہ ابھی کرلو پھر برائے نام استخارہ بھی کرلو، استخارہ تو ارادہ سے پہلے کرنا چاہیے تاکہ ایک طرف قلب کو سکون پیدا ہوجائے ، اس میں لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں ، استخارہ اس شخص کے لیے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں دل اسی جانب مائل ہوجاتا ہے اور وہ شخص اس غلط فہمی کا شکار رہتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے۔

⑩ استخارہ صرف جائز کاموں میں ہے

ایک بات یہ بھی سمجھ لینی چاہیے کہ استخارہ کا محل مباحات ہے، جو مباح یعنی جائز کام ہیں ان میں استخارہ کرنا چاہیے ، جو چیزیں اللہ نے فرض کردی ہیں یا واجبات اور سنن مؤکدہ ہیں ان میں استخارے کی حاجت نہیں۔

اسی طرح جن کاموں کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام اور ناجائز کردیا ہے ان میں بھی استخارہ نہیں ہے ،مثلاً کوئی آدمی استخارہ کرے کہ نماز

پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ روزہ رکھوں یا نہ رکھوں؟ تو یہاں استخارہ نہیں، یہ کام تو اللہ تعالی نے فرض کر دیا ہے، یا کوئی شخص اس بارے میں استخارہ کرے کہ شراب پیوں یا نہ پیوں، رشوت لوں کہ نہ لوں، ویڈیو فلموں کا کاروبار کروں نہ کروں، سودی معاملہ کروں یا نہ کروں تو ان سب منہیات میں بھی استخارہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ یہ سب تو حرام ہیں، استخارہ ان چیزوں میں کیا جائے جو جائز امور ہیں، رزق حلال کے حاصل کرنے اور کسب معاش کے لیے استخارے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو فریضہ ہے استخارہ اس میں کیا جائے کہ رزق حلال کے حصول کے لیے ملازمت کروں یا تجارت کروں؟ تجارت کپڑے کی کی جائے یا اشیائے خورد و نوش کی؟ اب یہاں استخارہ کی ضرورت ہے، اسی طرح اگر حج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں؟ بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں؟۔

رشتوں کے لیے استخارہ

رشتہ کا معاملہ عام معاملات سے الگ ہے، یہ صرف اولاد کا کام نہیں بلکہ والدین کا کام بھی ہے، صحیح رشتہ کا انتخاب والدین ہی کر سکتے ہیں، یہ ان کی ذمہ داری ہے اور ان کو مستقبل کے حوالے سے سوچنا پڑتا ہے کہ کہاں

رشتہ کریں؟ اس لیے بہتر یہ ہے کہ جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ہے وہ خود بھی استخارہ کرلیں اور اگر ان کے والدین زندہ ہوں تو وہ بھی کرلیں۔

استخارہ ہر مشکل، پریشانی اور فتنے سے بچاؤ کا حل

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''دورِ حاضر میں امت کا شیرازہ جس بری طرح سے بکھر گیا ہے، مستقبل قریب میں اس کی شیرازہ بندی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا، جب استشارے کا راستہ بند ہوگیا تو اب صرف استخارہ کا راستہ ہی باقی رہ گیا ہے، حدیث شریف میں تو فرمایا تھا:

مَاخَابَ مَنْ اِسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنْ اِسْتَشَارَ

ترجمہ: جو استخارہ کرے گا خائب وخاسر (ناکام اور نقصان اٹھانے والا) نہ ہوگا، اور جو مشورہ کرے گا وہ پشیمان شرمندہ نہ ہوگا۔

عوام کے لئے یہی دستور العمل ہے کہ اگر کوئی ان فتنوں میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا تو مسنون استخارہ کرکے عمل کرے اور امید ہے کہ استخارہ کے

بعد اس کا قدم صحیح ہوگا، مسنون استخارہ کا مطلب یہی ہے کہ انسان جب کسی امر میں متحیر اور متردد ہوتا ہے اور کوئی واضح اور صاف پہلو نظر نہیں آتا، اس کا علم رہنمائی سے قاصر اور اس کی طاقت بہتر کام کرنے سے عاجز تو حق تعالی کی بارگاہ رحمت والطاف میں التجا کرتا ہے اور حق تعالی کی بارگاہ سے دعا، توکل تفویض اور تسلیم ورضا بالقضاء کے راستوں سے کرتا ہے کہ وہ اس کی دستگیری اور رہنمائی فرمائے، بہتر صورت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)''۔[دور حاضر کے فتنے اور انکا علاج]

استخارہ کے من گھڑت خود ساختہ طریقے اور ان کے مفاسد

اس زمانے کے مسلمانوں نے استخارہ کے کئی ایسے طریقے خود گھڑ لیے ہیں جن کا طریقہ مسنونہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں، رسول اللہ ﷺ نے جو استخارہ کا طریقہ بیان فرمایا درحقیقت وہ اللہ تعالی کے حکم سے ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کے ذریعے بندوں تک پہنچایا مگر بندوں نے یہ قدر کی کہ اسے پس پشت ڈال کر اپنی طرف سے کئی طریقے ایجاد کر لیے، اللہ تعالی نے جو استخارہ رسول اللہ ﷺ کو سکھایا آپ ﷺ نے وہی اپنی امت کو سکھایا اور ایسے

اہتمام سے سکھایا جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔

مگر آج کے مسلمانوں نے اللہ تعالی کے ارشاد فرمائے ہوئے طریقے کے مقابلے میں اپنی پسند کے مختلف طریقے گھڑ لیے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر اعتماد نہیں۔تو وہ تمام طریقے مسنون نہیں ہے،کوئی تکیہ کے نیچے رکھنے کا ہے،کوئی سر کے گھوم جانے کا ہے،کوئی تسبیح پر پڑھنے کا ہے وغیرہ وغیرہ، اس میں سے کوئی سنت سے ثابت نہیں ہے بلکہ ان طریقوں میں تو ایک گونہ خطرے کا اندیشہ ہے، رسول اللہ کا سنت طریقہ چھوڑ کر دوسرے طریقے اختیار کرنا پتہ نہیں اللہ کو پسند بھی ہو یا نہ ہو۔

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں استخارے کا ایک اور مسنون طریقہ

سنت استخارے کا ایک تفصیلی طریقہ تو وہ ہوا جس کو ماقبل میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا لیکن قربان جایے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں بھی ایک مختصر سا استخارہ تجویز فرما دیا تاکہ استخارے سے محرومی نہ ہو جائے ،اس سے قبل استخارہ کا جو مسنون طریقہ عرض

کیا گیا، یہ تو اس وقت ہے جب آدمی کو استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع ہو، اس وقت تو وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر وہ استخارہ کی مسنون دعا کرے، لیکن بسا اوقات انسان کو اتنی جلدی اور فوری فیصلہ کرنا پڑتا ہے، دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے کا موقع ہی نہیں ہوتا، اس لیے کہ اچانک کوئی کام سامنے آ گیا اور فورا اس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے، اتنا وقت ہے نہیں کہ دو رکعت نفل پڑھ کر استخارہ کیا جائے تو ایسے موقع کے لیے خود نبی کریم ﷺ نے ایک دعا تلقین فرمائی، وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ [کنز العمال]

اے اللہ! میرے لیے آپ پسند فرما دیجیے کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے، بس یہ دعا پڑھ لے۔

اسکے علاوہ ایک اور دعا حضور ﷺ نے تلقین فرمائی ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ [صحیح مسلم]

اے اللہ! میری صحیح ہدایت فرمایے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھیے۔

اسی طرح ایک اور مسنون دعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ [ترمذی]

اے اللہ! جو صحیح راستہ ہے وہ میرے دل پر اِلقا فرما دیجیے۔

ان دعاؤں میں سے جو دعا یاد آجائے اس کو اسی وقت پڑھ لے، اور اگر عربی میں دعا یاد نہ آئے تو اردو ہی میں دعا کرلو کہ اے اللہ! مجھے یہ کشمکش پیش آئی ہے، آپ مجھے صحیح راستہ دکھا دیجیے، اگر زبان سے نہ کہہ سکو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ یا اللہ! یہ مشکل اور یہ پریشانی پیش آگئی ہے، آپ صحیح راستے پر ڈال دیجیے جو راستہ آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لیے خیر ہو۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ساری عمر یہ معمول رہا کہ جب کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس میں فوری فیصلہ کرنا ہوتا کہ یہ دو راستے ہیں ان میں سے ایک راستے کو اختیار کرنا ہے تو آپ اس وقت چند لمحوں کے لیے آنکھ بند کرلیتے، اب جو شخص آپ کی عادت سے واقف نہیں اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ آنکھ بند کرکے کیا کام ہو رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ آنکھ بند کرکے ذرا سی دیر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلیتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرلیتے کہ یا اللہ! میرے سامنے یہ کشمکش

کی بات پیش آ گئی ہے، میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا فیصلہ کروں، آپ میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کے نزدیک بہتر ہو، بس دل ہی دل میں یہ چھوٹا سا اور مختصر سا استخارہ ہو گیا۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالی کی طرف رجوع کر لے تو اللہ تعالی ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں، اس لیے کہ تمہیں اس کا اندازہ نہیں کہ تم نے ایک لمحہ کے اندر کیا سے کیا کر لیا، یعنی اس ایک لمحے کے اندر تم نے اللہ تعالی سے رشتہ جوڑ لیا، اللہ تعالی کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیا، اللہ تعالی سے خیر مانگ لی اور اپنے لیے صحیح راستہ طلب کر لیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تمہیں صحیح راستہ مل گیا اور دوسری طرف اللہ تعالی کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اجر بھی مل گیا اور دعا کرنے کا بھی اجر وثواب مل گیا، کیونکہ اللہ تعالی اس بات کو بہت پسند فرماتے ہیں کہ بندہ ایسے مواقع پر مجھ سے رجوع کرتا ہے اور اس پر خاص اجر وثواب بھی عطا فرماتے ہیں، اس لیے انسان کو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے، صبح سے لے کر شام تک نہ جانے کتنے واقعات ایسے پیش آتے ہیں جس میں آدمی کو کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، اس وقت فوراً ایک

لمحہ کے لیے اللہ تعالی سے رجوع کرلو، یا اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کی رضا کے مطابق ہو۔ [اصلاحی خطبات]

الغرض استخارہ اللہ تعالی سے خیر مانگنے اور بھلائی طلب کرنے کا مسنون ذریعہ ہے لہذا اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی وہی اصل شکل اور روح برقرار رہے جو شریعت اسلام نے واضح فرمائی ہے، محض سنی سنائی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے حضرات علماء کرام سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو دین کی صحیح معنی میں سمجھ، اس پر عمل کرنے والا اور عملا اس کو روئے زمین پر قائم کرنے والا بنائے، آمین۔

——— وہ کتب جن سے استفادہ کیا گیا ———

حجۃ اللہ البالغۃ	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مظاہر حق	علامہ محمد قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اصلاح انقلاب امت	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
اغلاط العوام	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
اشرف العملیات	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
الکلام الحسن	حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ
معارف القرآن	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
مجالس مفتی اعظم	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
دورِ حاضر کے فتنے	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
خطبات الرشید	حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
تحفۃ المسلمین	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ
اصلاحی خطبات	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ
رحمۃ اللہ الواسعۃ	مولانا سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہ

جادو، شیطانی اثرات، جن و آسیب اور دیگر تمام جسمانی و روحانی امراض سے شفایابی کے چند عملیات

—— جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں ——

① حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے لیے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کے لیے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَمِنْ عَيْنٍ لَّامَّةٍ   ترمذی ۲/۲۷

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے ہمہ گیر کلمات کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے۔

② تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا:

(تین مرتبہ) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

ترجمہ: میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں   مشکوۃ ۱/۱۳۴

③ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ دعا بڑے بچوں کو سکھایا کرتے اور چھوٹے بچوں کے گلے میں لکھ کر ڈال دیا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ

ترجمہ: میں اللہ کے ہمہ گیر کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب وغصہ سے، اس کی پکڑ سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔ ابوداود ۲/۱۸۷، ترمذی ۲/۱۹۱

④ مریض پر داہنا ہاتھ پھیرتا جائے اور یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

ترجمہ: اے اللہ! تکلیف کو دور فرما، اے لوگوں کے پروردگار اس بیمار کو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ

رہنے دے۔ مسلم ۲/ ۲۲۲

⑤ یہ دعا پڑھ کر دم کرے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَرۡقِیۡكَ وَاللّٰہُ یَشۡفِیۡكَ مِنۡ کُلِّ دَاءٍ فِیۡكَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھ کو شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تیرے اندر ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والی عورتوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرنے لگے۔ ابن ماجہ ۲۶۰

⑥ جس شخص نے بھی کسی ایسے مریض کی عیادت کی جو کی موت نہ آئی ہو اور یہ درج ذیل دعا سات مرتبہ کی تو اللہ تعالی اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دے دیں گے:

اَسۡاَلُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ اَنۡ یَّشۡفِیَكَ

ترجمہ: میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ ابوداود ۲/ ۸۶

⑦ سورہ فلق اور سورہ ناس (معوّذتین) پڑھ کر دم کرنا۔

اسْتِخَارہ ایک نظر میں

- استخارہ کرنے والا کبھی ناکام اور محروم نہیں ہوتا۔
- استخارہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے جائز کاموں میں خیر اور بھلائی طلب کرنا۔
- استخارہ سے مستقبل کی کوئی خبر یا واقعہ معلوم نہیں ہوتا۔
- استخارہ کسی اور سے کروانے کے بجائے خود کرنا مسنون بھی ہے اور پسندیدہ بھی۔
- استخارہ بہتر یہ ہے کہ سات دن تک پابندی سے کیا جائے۔
- استخارہ کے بعد سونا ضروری نہیں ہے۔
- استخارہ کے نفل کسی بھی وقت ادا کیے جاسکتے ہیں (سوائے مکروہ اوقات کے)۔
- استخارہ کے بعد خواب آنا یا خواب کے ذریعے کوئی بات معلوم ہونا ضروری نہیں۔
- استخارہ کے ذریعے اطمینان حاصل ہوجاتا ہے اور اس کام کے ہونے یا نہ ہونے کے اسباب سامنے آجاتے ہیں۔
- استخارہ کے باوجود اگر خدانخواستہ نقصان ہوا تو وہ ہماری ناقص عقل کے مطابق ''نقصان'' ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ ہمارے لیے ''حقیقی فائدہ'' کیا ہے۔
- استخارہ کا صحیح مسنون طریقہ اور دعا اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 اور 21 پر ملاحظہ کیجیے۔

استخارہ مسنون عمل ہے، حضور ﷺ ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اِستخارہ کی باقاعدہ تعلیم دیا کرتے تھے، اِس وقت اُمت مسلمہ کا اِجتماعی اَلمیہ یہ ہے کہ وہ اِس مسنون عمل سے بے خبر ہے، دوسری طرف اِستخارے کے نام پر مختلف لوگوں نے کئی خرافات متعارف کروا رکھی ہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اُن سے مال ہتھیانے میں مصروف ہیں۔

ہمارے جامعہ کے استاذ عزیزم مولوی محمد عمر انور سلمہ نے استخارے کے موضوع پر ایک مضمون لکھا تھا جو ماہ نامہ ’’بینات‘‘ میں شائع ہوا، ’’بینات‘‘ کی اشاعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اور عوام الناس کے لیے عام فہم اور سہل انداز میں ہونے کی وجہ سے یہ مضمون بہت پسند کیا گیا، کئی معاصر رسالوں نے اسے شامل اشاعت بھی کیا، یہ پذیرائی اس مضمون کے قابل استفادہ ہونے کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مفید کوشش کو بار آور فرمائے، موصوف کو اس قسم کے کاموں کی مزید توفیق نصیب فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکت وترقی مقدر فرمائے، آمین۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب

Banuri
بنوری
banuripublishers@gmail.com